تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

# اخبار الفضل

ہفتہ میں دوبار

قادیان

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۲۶ | مورخہ ۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ر صفر سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت ام المومنین فاضلکا تشریف فرما ہیں۔

جہاں میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن ہیں۔

جناب خان محمد علی خان صاحب اپنے ایک رشتہ دار کی خبر وفات پہنچنے پر مع اہل مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں۔

شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے اپنے بیٹے یوسف علی کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی تقریب پر ایک شاندار دعوت دی۔ جس میں ہر طبقے کے لوگ (غرباء۔ امراء۔ غیر احمدی) مدعو تھے۔

## لنڈن میں اسلام

### برلن میں مسجد۔ افریقہ میں عید

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

موسم گرما ان سرد ممالک میں نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جو سورج شمالی ہندوستان کے میدانوں میں گرمی کے ایام میں جلانیوالی تمازت پیدا کرتا ہے۔ وہی سورج یہاں خوشگوار گرما کا سورج کہلاتا ہے۔ اور اس موسم میں ہر شخص اپنے مقدور کے مطابق کھلی ہوا میں وقت کا ممکن سے ممکن زیادہ دم گذارنے کی کوشش کرتا ہے ہم اس رجوع طبیعت سے فائدہ اوٹھا کر کھلی ہوا میں پیغام حق پہنچانے میں ہمہ تن سعی کر رہے ہیں۔ احمدیہ پلیٹ فارم

اور سبز عمامہ پوش احمدی مبلغ لنڈن کے عین وسط میں دجال مسیحی کے منادوں کی افواج صف آرا میں گھس کر محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی تبلیغ کا حق ادا کرتا ہے۔ گرد و پیش کام کرنے والے عیسائی مبلغین احمدی طرز عمل سے آگاہ ہو رہے ہیں، اور ہر جلسہ میں مفید اور دلچسپ مباحثات ہوتے ہیں۔ "تم ہمارے سب سے بڑے دشمن ہو" ایک ایسا فقرہ ہے جو عیسائی واعظین متواتر استعمال کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ہمارے انگریز دوست یہ بھی کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ "تم بہت ہوشیار اور بڑے بااخلاق بھی ہو"!

ہم تبلیغ کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور چشم بصیرت سے دیکھ رہے ہیں کہ گویا بظاہر مذہب سے بے پروائی ہے۔ اور گرجے خالی ہو رہے ہیں، مگر دوسری طرف مذہب کی ضرورت کا احساس بھی بڑے زوروں پر ہے گرجے کی عیسائیت جو صلیب پر مبنی ہے۔ ٹوٹ رہی ہے

قرآن کی اصل مسیحیت کی طرف طبائع کا میلان ہو رہا ہے، اور آج اگرچہ بوڑھے ڈروڈ کے الفاظ پر دانا برطانوی ہنستا ہے۔ مگر کل وہ دن آتا ہے۔ کہ وہ احمد مسیح موعود کے جلال کے ساتھ آنے کا ملاحظہ کریگا۔ اور ضرور کہیگا ہاں وہ آگیا ہے؟" ہ

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکارینگے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانیکے دن

**مخالفت** سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مخالفت کوئی نئی بات نہیں۔ حق کی ہمیشہ سے مخالفت ہوئی ہے اور ہونی ضروری ہے۔ مگر ہماری مخالفت کے خفیہ منصوبے جاری ہیں۔ جن کا ہم پر تو خدا کے فضل سے کوئی اثر نہیں مگر وہ لوگ جو 'کونین' کو شکر میں دینے کی سعی کرنے کا ادعا کرکے 'کونین' بالکل بھول گئے۔ عنقریب دیکھ لینگے کہ بخار کونین سے ہی ٹوٹے گا۔ اور اسلام ہاں حقیقی و سچا اسلام صرف احمد اور احمد مسیح موعود کی جماعت کے ہاتھوں خلفاء کے واجب الاطاعت منصب کا احترام کرنے سے ہی پھیلیگا۔ اور جب تک احمدیت کی فوج ایک ناظم کے ماتحت جا تنظیم پر قائم نہ ہوگی۔ اور اسوقت تک اسلام بولی کی حفاظت اور اور اُن کی دوبارہ فتح مشکل ہے۔ فتدبروا یا اولی الابصار ؏

**متفرق** ہفتہ وار اجلاس اور انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ بدستور جاری ہے۔ گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر سلیمان یوسف احمدی سکنہ جنوبی افریقہ کا لیکچر سورہ فاتحہ پر تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود کی بعثت اور آپ کے معجزہ متعلق تفسیر فاتحہ کا عمدگی سے موثر پیرایہ میں ذکر کیا گیا ؏

چودھری مولا بخش جنجوعہ بی اے اوکسن بیرسٹر ایٹ لا ان دنوں لنڈن یونیورسٹی کے امتحان ایل۔ ایل۔ بی کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اور معہ اپنی اہلیہ محترمہ دار التبلیغ میں مقیم ہیں۔ عزیز شیخ ظفر حق خان بی۔ اے۔ ایس رسمی ویلز خط و کتابت کے کام میں مدد دیتے اور مشن لائبریری کو درست کرنے میں مصروف ہیں۔ اور ارادہ کر رہے ہیں۔ کہ انڈین سول سروس کے امتحان میں شامل ہوں۔

مسٹر جبریل مارٹن سابق جنرل سکرٹری جماعت تا جگیر یا کیمبرج یونیورسٹی کے امتحان داخلہ کی تیاری کر رہے ہیں ؏

**دُعا** یہ سب دوست جو دار التبلیغ میں مقیم ہیں اور وہ تمام احمدی طلباء جو لنڈن و لنڈن سے باہر مصروف تعلیم ہیں۔ جنہیں صاحبزادہ عبدالرحیم خان خالد و سید حافظ محمود اللہ شاہ صاحب اور سیٹھ علی محمد عبداللہ جیسے قابل قدر نونہالان سلسلہ شامل ہیں۔ اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ؏

---

# اخبار احمدیہ

---

**شملہ میں آریوں سے مباحثہ** پنڈت رامچندر صاحب نے اختتام مناظرہ پر اپنے پردھان صاحب (پریزیڈنٹ) سے اجازت لیکر خاص طور پر یہ بھی فرمایا کہ میں نے بہت دفعہ احمدیوں سے مناظرے کئے ہیں۔ اور میں اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مولوی عمر الدین صاحب بہت ہی قابلیت سے بحث کرتے ہیں۔ عبد الحکیم سکرٹری تبلیغ شملہ۔

**ولادت** سید علی احمد صاحب معافیدار رجاولی ضلع انبالہ ہاں زوجہ اولی کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا۔ نام اعجاز احمد۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ایک روپیہ داخل غریب فنڈ۔

**التجاء دُعا** جماعت احمدیہ سونگھڑہ (کٹک) کیلئے دعاء خیر کی جائے۔ وہاں ملیریا بخار کا زور ہے (۲) منشی غلام نبی سب انسپکٹر تھانہ برانہ کی اہلیہ بیمار ہیں۔ خدا صحت بخشے۔

**جنازہ** میرے بھائی فقیر اللہ خان مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے (غلام محمد خان جاکر یالی کشمیر)

**نکاح** میری لڑکی نواب بیگم کا نکاح چودھری عبد الکریم برادر چودھری عبد الغفور شملہ سے بمقابلہ مہر پانصد روپیہ کوٹ رحمت خان میں مولوی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھا۔ خدا مبارک کرے۔ (ملک شیر محمد)

# ایک قابل توجہ درخواست

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق کے مطابق قادیان میں احمدی غیر احمدی مسلم غیر مسلم واقف ناواقف۔ امیر غریب۔ غرض ہر قسم و طبقہ اور ہر ملک کے لوگ کھچے چلے آتے ہیں کہ کوئی ایک دن رہتا ہے۔ کوئی دو دن۔ کوئی چند روز کوئی لمبا عرصہ اور کوئی یہاں ہی کا ہو رہتا ہے۔ غرض آنے والوں کا ایک تانتا لگا رہتا ہے۔ ان آنے والوں کے لیے طعام و قیام کے ہم ذمہ وار ہیں۔ چنانچہ لنگر خانہ و مہمان خانہ کا وجود ہی اسی غرض کے لئے ہے۔ آنے والوں کی ضروریات میں سے ایک بڑی ضرورت ان کے لئے اور جاڑوں میں عموماً" اور سردیوں میں بالخصوص بسترہ کا مہیا کرنا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ ہمارے پاس اس سامان کی نہایت کمی ہے۔ اور آنے والوں کو تکلیف کا سامنا رہتا ہے۔ میں تو چونکہ کئی سال سے لنگر خانہ کے کام کا تجربہ رکھتا ہوں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ پانچ فی صدی مسلمان بھی اپنے ہمراہ بستره نہیں لاتے۔ اور اس میں امیروں اور غریبوں میں کوئی امتیاز نہیں۔ بڑے بڑے امیر بھی اس بوجھ سے سبکدوش ہو کر آتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر ان کو تکلیف اور ہم کو تشویش ہوتی ہے۔ اس لئے میں احمدی احباب کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ نئے اور مستعمل کمبل۔ چادریں۔ لحاف۔ تکیہ۔ توشک۔ دریاں۔ غرض رخت خواب میں سے جو میسر ہو سکے۔ اس غرض کے لئے مہمان خانہ کے مہمانوں کے آرام کی خاطر بھیجیں۔ تو خدا چاہے یہ امر ان کی دنیا و عاقبت کے لئے موجب خیر ہوگا۔ ہم مستعمل اشیاء کو مرمت وغیرہ سے استعمال کے قابل بنوا لینگے۔ نئی اشیاء ہوں تو فبہا۔ ورنہ مستعمل ہی سہی۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب ضرور اس امر کی طرف توجہ فرما دینگے اور بواپسی دفتر لنگر کو امداد سے مطلع فرما دینگے۔

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش
نازنین کن یار را نظر بر اندک و بسیار نیست

سید محمد اسحٰق۔ افسر لنگر خانہ
قادیان دار الامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲ر اکتوبر ۱۹۲۳ء

# پھر وہی تباہ کن حرکت

مسٹر گاندھی نے سوراج اور حکومت خود اختیاری کے جو سبز باغ مسلمانوں کو دکھائے۔ سلطنت ٹرکی اور مسئلہ خلافت کے متعلق زبانی ہمدردی اور مدد کے جو وعدے کئے۔ ان کی وجہ سے نہ صرف مسلمان لیڈروں نے بلکہ علماء کہلانے والوں نے بھی انہیں اپنا پیشوا تسلیم کر لیا۔ کسی نے ان کو اپنا سردار بنا لیا۔ کسی نے ان کو اپنا امام ٹھہرا لیا۔ کسی کو ان کے وجود میں مجددانہ صفات نظر آئیں۔ اور کسی نے ان کو بالقوہ نبی سمجھ لیا۔ اور یہ تو سب نے کہدیا کہ خلافت اسلامیہ اگر اب بحال ہو سکتی ہے۔ تو صرف مسٹر گاندھی کے ہر ایک حکم پر خواہ وہ کچھ ہی ہو۔ عمل کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اسی لئے بڑے علماء اور جبہ پوشوں نے اپنے وردا اور وظائف ترک کر کے چرخہ چلانا شروع کر دیا۔ اور فرنگی محل کے سر برآوردہ عالم مولوی عبدالباری صاحب نے چرخہ کے متعلق یہاں تک کہدیا۔ کہ "عرب کا خالص خون ہم میں جوش زن ہے۔ اور ہر چکر میں چرخہ اس خون میں ہیجان پیدا کرتا ہے" (ہمدم ۲۷ر مارچ ۲۲ء)

جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بیچارے عام مسلمان اپنے لیڈروں اور علماء کے اس طرز عمل کو دیکھ کر اس دھوکہ میں آ گئے۔ کہ ہماری دینی اور دنیوی کامیابی مسٹر گاندھی پر ہی منحصر ہے۔ اور اب اگر اسلام محفوظ رہ سکتا ہے۔ اور مسلمان گرداب مصائب سے نکل سکتے ہیں۔ تو اس کا صرف یہی ذریعہ ہے۔ اور وہ مسٹر گاندھی کی اندھا دھند تقلید۔

ایک طرف اگر مسلمان لیڈر اور عام مسلمانوں کے دلوں میں مسٹر گاندھی کی یہ شان اور یہ عظمت بیٹھا رہے۔ تو دوسری طرف اس کو پختہ کرنے کے لئے ہندو صاحبان اس موقع کو غنیمت سمجھ کر نہایت ہوشیاری اور چالاکی سے مسٹر گاندھی کی طرف عجیب عجیب معجزے منسوب کرتے رہے۔ تاکہ یہ بات مسلمانوں کے ذہن نشین کر دیں۔ کہ وہی مذہب سچا ہے۔ جس کے مسٹر گاندھی پیرو ہیں۔ یعنی ہندو مذہب۔ کیونکہ اسی میں وہ شخص پیدا ہوا ہے۔ جس کے وجود سے مسلمانوں کی نجات وابستہ ہے۔ اور اس بات کو خود مسلمان تسلیم کر رہے ہیں۔

مسلمان لیڈروں اور علماء کے اس افسوسناک طریق عمل اور ہندوؤں کے اس سے فائدہ اُٹھانے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ مسلمان جنہیں اسلام سے صرف نام کا ہی تعلق تھا۔ اور جو اسلام سے بالکل بے بہرہ ہو چکے تھے۔ وہ مسلمانوں کی طرف سے ہٹ کر ہندوؤں کی طرف جھک گئے۔ جب یہ حالت ہو گئی۔ تو ایک ایسا شخص جو مسلمانوں کا بڑا خیرخواہ اور ہمدرد سمجھا جاتا تھا۔ اور جس کا مسلمانوں نے دہلی کی جامع مسجد میں لیکچر کرایا تھا۔ فتنہ ارتداد کا بانی اور راہ نما بن کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور تمام ہندو اس کی پشت پناہ اور مددگار بن گئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ہزاروں مسلمان کہلانے والے راجپوتوں کو مرتد کر لیا اور ابھی تک کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کو مٹانے اور تباہ کرنے کی غرض سے یہ فتنہ جو کھڑا کیا گیا ہے۔ اور جس کے سامان خود مسلمان لیڈروں نے پیدا کئے ہیں۔ اس میں تمام کے تمام ہندو ایسے متفقہ طریق سے شامل ہیں کہ جس کی نظیر ان کی تمام تاریخ میں نہیں ملتی۔ بڑے سے لیکر چھوٹے اور مردوں سے لے کر عورتوں تک سب کی یہی خواہش اور یہی کوشش ہے کہ ارتداد کے فتنہ کو بہت زور شور کے ساتھ جاری رکھا جائے۔ اور تو اور خود مہاتما گاندھی کی ستودھرمی بائی جی نے اپنی ہمدردی اور تائید کا خاص تار مالوی جی کو بنارس کی اس مہاسبھا کے موقع پر بھیجا۔ جس میں سب سے اہم مسئلہ مالوی جی نے اپنی صدارت میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کا پیش کیا تھا۔

ان حالات اور واقعات نے مسلمانوں کی کسی قدر آنکھیں کھول دی ہیں۔ انہیں یہ فکر اور خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ ہندو ان کے سامنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اسی قوم وحدت اور اتحاد کے پردے میں ان کی جڑیں کاٹتے رہے ہیں۔

لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ پھر مسلمانوں پر پہلے کی طرح سحرکاری کرنے کی کوشش شروع کر دی گئی ہے۔ اور زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ سعی نامسعود ان مسلمان لیڈروں نے شروع کی ہے۔ جن کے متعلق مسلمانوں کو بڑی بڑی اُمیدیں تھیں۔ اور سمجھتے تھے کہ جیل سے نکلتے ہی مسلمانوں کی تمام مصائب کا خاتمہ کر دینگے۔

مسٹر محمد علی نے جیل خانہ سے باہر آ کر نہ تو مصیبت زدہ مسلمانوں کی کوئی خبر لی ہے۔ نہ ارتداد جیسے روح فرسا فتنہ کے انسداد کے متعلق کچھ کیا ہے۔ اور نہ سنگھٹن جیسی فتنہ انگیز اور شورش خیز تحریک کی نسبت کچھ فرمایا ہے بلکہ اپنے ایک اعلان میں مسٹر گاندھی کو پھر ایسے رنگ میں پیش کیا ہے۔ جس سے وہی نتیجہ نکلیگا۔ جو پہلے نکل چکا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"اس نازک دور میں مجھ سے جو توقعات کی جاتی ہیں وہ کسی ایسے انسان کے لئے حد سے زیادہ ہیں۔ جسے خدا کی طرف سے میرے سردار مہاتما گاندھی کی سی طاقتیں عطا نہ ہوئی ہوں" (زمیندار ۹ر ستمبر ۱۹۲۳ء)

گویا مسٹر محمد علی کے نزدیک خدا کی طرف مسٹر گاندھی کو جو روحانی طاقتیں عطا ہوئی ہیں۔ وہ کسی مسلمان کو حاصل نہیں ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ مسٹر گاندھی کو خدا سے جو تعلق اور قرب حاصل ہے۔ وہ اس زمانہ میں کسی مسلمان کو حاصل نہیں ہے اور جب یہ تسلیم کر لیا گیا۔ کہ کسی مسلمان کا خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ درجہ نہیں ہے۔ جو مسٹر گاندھی کا ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ اسلام کی نسبت وہ مذہب جس میں دیوی دیوتاؤں کی پرستش کی جاتی ہے۔ اور جو انتہا درجہ کا مشرکانہ مذہب ہے۔ سچا ہے۔ کیونکہ اس کے پابند مسٹر گاندھی کو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق ہو گیا۔ جو اسلام کی پابندی کرنیوالے کسی شخص

کو حاصل نہیں ہوا۔ اور خدا نے مسٹر گاندھی کو ایسی روحانی طاقتیں عطا کر دیں۔ جن سے روئے زمین کے تمام کے تمام مسلمان محروم ہیں ؂

کیا جاہل اور ناواقف مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کرنے کا نتیجہ وہی نہ ہوگا۔ جو ارتداد کی شکل میں پہلے رونما ہو رہا ہے۔ جب ہندو مسلمانوں کی ایسی دور افتادہ اقوام کے سامنے جو پہلے ہی مسلمانوں کی غفلت اور لاپرواہی سے ہندوانہ رسم و رواج میں جکڑی ہوئی ہیں۔ اس قسم کی باتیں بیان کرینگے۔ کہ خود مسلمانوں کے بڑے بڑے لیڈر اقرار کر رہے ہیں۔ کہ ہندو مذہب میں جس طرح خدا مل سکتا ہے۔ اس طرح اسلام میں نہیں مل سکتا۔ چنانچہ اس زمانہ میں مہاتما گاندھی جی کو خدا مل گیا۔ مگر کسی مسلمان کو نہیں ملا۔ مہاتما جی کو خدا نے وہ روحانی طاقتیں دی ہیں۔ جو کسی مسلمان کو نہیں دیں۔ تو وہ لوگ کیوں کھلم کھلا اسلام سے مرتد ہو کر ہندو نہ بن جائینگے۔ ضرور بن جائینگے۔ اور بن رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان لیڈر اس بے جا حرکت کے برابر مرتکب ہو رہے ہیں اور اپنے ہاتھوں اسلام کی بربادی اور مسلمانوں کی تباہی کے سامان کر رہے ہیں ؂

مسٹر گاندھی کون ہیں۔ دُنیوی لحاظ سے خواہ ان میں کس قدر ہی صفات ہوں۔ لیکن مذہبی لحاظ سے وہ ایک مشرک ہیں۔ اور کوئی شخص مسلمان ہوتا ہوا ایک لمحہ کے لیئے بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ایک مشرک کو خدا تعالیٰ ایسی روحانی طاقتیں عطا کر دے۔ جو کسی مسلمان کو حاصل نہ ہوں۔ اور ایک مشرک کا خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق ہو جائے۔ جو کسی مومن کا نہ ہو۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ مسلمان کہلا کر نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے لیڈر بن کر اسلام کے لیئے جان و مال نثار کرنے کا دعویٰ کر کے اسلامی درد سے چور ہونے کے مدعی بن کر کس منہ سے مسٹر گاندھی کو اپنا سردار بنایا جا سکتا ہے۔ اور کس طرح یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ ان کو خدا نے ایسی طاقتیں دی ہیں۔ جو کسی مسلمان کو نصیب نہیں ہوئیں۔ لیکن افسوس کہ سرکردہ لیڈر علی الاعلان یہ کہہ رہے ہیں۔ اور ناواقف اور بے علم مسلمانوں کو اسلام سے دور بلکہ نفور کر رہے ہیں ؂

معاصر "زمیندار" نے حال ہی میں مسلمانوں کو نہایت پُر زور الفاظ میں حفاظت اسلام کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور لکھا تھا کہ :-

"ہندوؤں کی تمام قیامت خیز سرگرمیوں کے باوجود اب تک مسلمان اس طرح غافل و بے پروا بیٹھے ہیں۔ جیسے کوئی بات ہی نہیں۔ تحریک خلافت کے کارکن اور رہنما شاید اس لیئے خاموش ہیں کہ ان کا صرف مسلمانوں کی تنظیم میں مصروف ہونا قومیت ہند کے مقاصد عالیہ کے اعتبار سے ایک سنگین جرم ہے۔ جس کی معافی قیامت تک نہیں ہو سکتی وہ ڈرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے مسلمانوں کی علیحدہ تنظیم شروع کر دی۔ تو اتحاد کی چھوٹی موٹی پژمردہ ہو کر رہ جائیگی۔ اور مہاتما گاندھی ناراض ہو جائینگے۔ حالانکہ تنظیم قوائے اسلامیہ یا انسداد ارتداد یا دفاع ملت بیضا کی کوششوں سے نہ تو اتحاد ہندو مسلم پر کوئی بُرا اثر پڑ سکتا ہے۔ نہ مہاتما گاندھی کو ناراض ہونے کی ضرورت ہے۔ اور اگر بفرض محال بعض کوتاہ اندیش اور تنگ خیال کارکن مسلمانوں کی ان کوششوں پر ناراض بھی ہوں۔ تو مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا اور رسول کا غصہ مشرکین کے غصہ سے بدرجہا زیادہ سخت ہے۔ اگر تمہاری غفلت سے ہندوستان میں اسلام ذلیل ہو گیا۔ اگر خدائے واحد کے پرستار بتوں کے پجاری بن گئے۔ اگر کفر کی طاقتیں اسلام پر غالب آگئیں۔ تو تم رسول اللہ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ اور خدا اور اس کے ملائکہ کی لعنتوں کو کس طرح برداشت کرو گے"

اس سے زیادہ جذبات غیرت کو اپیل کرنے والے اور کیا الفاظ ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان لیڈروں نے اس طرف تاحال کچھ بھی توجہ نہیں کی۔ ان پر مسٹر گاندھی کی محبت اس قدر غالب آئی ہوئی ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں اسلام اور مسلمانوں کی کچھ وقعت ہی نہیں کاش! مسلمان لیڈر اپنے اس غلط اور اسلام کیلئے تباہ کن طرز عمل پر غور کریں ؂

# فرمانِ عالی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مندرجہ ذیل ہدایت ناظر خاص کے نام تحریر فرمائی ہے۔ اس کو تمام جماعت کی اطلاع کے لیئے درج اخبار کیا جاتا ہے :-

مکرمی ناظر صاحب خاص۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل ہدایت سے تمام ناظروں اور دوسرے کارکنوں کو بہت جلد مطلع فرما کر اس کے مطابق دفاتر کے انتظام کو چلائیں :-

میں نے جس وقت ناظر اعلیٰ کے عہدہ کو موقوف کر کے ناظر خاص کا عہدہ تجویز کیا۔ اس وقت ناظر خاص کے اختیارات کو بھی محدود کر دیا تھا۔ لیکن بعد میں جب بعض کاموں میں دقتیں پیدا ہوئیں۔ تو خاص اختیار کے ذریعہ ناظر صاحب خاص سے ہی ناظر اعلیٰ کا کام لیا جاتا رہا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آہستہ آہستہ تمام کارکنوں کے ذہن سے یہ بات نکل گئی۔ کہ ناظر خاص کے اختیارات محدود ہیں اور یہی سمجھا جانے لگا۔ کہ وہ ناظر اعلیٰ کے قائمقام ہیں۔ مگر چونکہ قواعد کے یہ بات خلاف تھی۔ اس لیئے ضروری تھا کہ یا تو اس طریق عمل کی اصلاح کی جاتی۔ یا پھر اس قاعدہ کو بدلا جاتا۔ پس اس غلطی کی اصلاح کے لیئے یہ اطلاع دیتا ہوں۔ کہ تجربہ سے چونکہ ثابت ہوتا ہے کہ متحدہ ذمہ واری کے قیام اور درستی انتظام کے لیئے تمام نظارتوں کے لیئے ایک دفتر مرکزی ہونا ضروری ہے۔ اس لیئے آیندہ ناظر صاحب خاص کو وہی اختیار حاصل ہونگے۔ جو ناظر صاحب اعلیٰ کو حاصل تھے یا جو آیندہ وقتاً فوقتاً ان کو ملتے رہیں۔ اور ان کا نام بھی آیندہ ناظر اعلیٰ ہوگا۔ پس چاہیئے۔ کہ تمام دفاتر نظارت و دیگر دفاتر جماعت اس فیصلہ کے مطابق عمل کریں۔

دستخط حضرت خلیفۃ المسیح

مرسلہ ناظر اعلیٰ۔ قادیان دارالامان

**الفضل کی تقطیع ۲۰×۲۶ کی جائے یا ۱۸×۲۲ کے ۸ صفحے ہفتہ میں تین بار۔ جلد اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمائیں اور خریدار بھی بڑھائیں۔ (مینجر)**

# اخبارات پر سرسری نظر

## قادیان کے ہندو یا تو احمدی بن جائینگے یا جلا وطن ہو جائینگے

اس سنسنی خیز عنوان کے ماتحت ملاپ ۲۶ ستمبر نے ایک مضمون شایع کیا ہے۔ پہلے تو میں حیران ہوا۔ کہ یا الہٰی یہ کیا معاملہ ہے۔ قادیان کے ہندو خدا کے برگزیدہ رسول کے زندہ نشانوں کے گواہ ہی اب تک مخالفت میں سرگرم ہیں (جنکے ایک آنیہر کے سوا میں حضرت مسیح موعود نے ان کے ایک رکن سے پوچھا تھا۔ کہ وہ کونسا موقعہ بدی کا ہے۔ جو تمہیں حاصل ہوا۔ اور ہم سے تم نے کوئی کمی کی۔ اور کونسا موقعہ نیکی کا ہے۔ جو مجھے ملا۔ اور میں نے تم سے نیکی کرنے میں پہلو تہی کی ہو تو اس نے شرم سے سر جھکا لیا تھا) اب یہ کیا یکدم قلب ماہیت ہوئی۔ کہ وہ سب کے سب ہندو مسلمان بن جائیں گے۔ اور پھر یہ کونسا پکڑ دھکڑ کا زمانہ ہے کہ ان کی سیاسی ریشہ دوانیوں کا راز طشت از بام ہو گیا۔ جو وہ جلا وطن ہو گئے۔ یا ان کی کونسی علت نکل آئی۔ جہاں وہ گورنمنٹ برطانیہ سے نان کوآپریشن کرتے ہوئے چلے جائینگے۔ شاید جاپان سے بلاوا آیا ہو۔ لیکن چند سطریں آگے پڑھیں تو معلوم ہوا۔ کہ مطلب لالہ دیگر است۔ بات کچھ بھی نہیں صرف اپنے ہم مذہبوں کے جذبات بھڑکا کر ہمارے خلاف انہیں اکسانا اور کچھ روپیہ ان کی جیبوں سے نکلوانا چاہتے ہیں۔ سو اس میں کچھ حرج نہیں۔ البتہ یہ قابل نوٹ ہے۔ کہ احمدیوں کے مقابل میں اپنے ساتھ سکھوں اور غیر احمدیوں کو بھی ملانا چاہا ہے۔ بلکہ کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں دوسرے لوگ کی قسم میں نہیں سمجھ سکا۔ کیا وہی طبقہ تو نہیں۔ جس کی اپنی کثرت دکھانے کے لئے مجبوراً شمار کر لیا جاتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے مردم شماری میں ان کی تعداد صرف ۱۴۳ اصلی نام سے دکھائی گئی ہے۔ باقی کسی دوسری جاتی میں ہضم ہو گئے۔ سکھ صاحبان جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ایسے بے غیرت نہیں۔ کہ دیانند جی مہاراج کی زبان سے اپنے گورو کی نسبت ایسے ایسے سخت الفاظ سنیں۔ کہ علمیت کچھ بھی نہیں تھی (۲) ان کو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی (۳) تیسرے جب کہ خود پسندی تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔ اور یہ مستند کتاب ستیارتھ پرکاش میں درج ہو۔ اور پھر آریوں کو اپنا بھائی اور ساتھی سمجھیں۔ اور ان لوگوں کو اپنا دشمن قرار دے لیں۔ جو ان کے گورو کو خدا کا سچا بھگت اور دلی عقیدت کے ساتھ مانتے ہیں۔ اور نہ غیر احمدی ایسے بے وقوف ہیں۔ کہ وہ آپ کی باتوں میں آجائیں۔ اور ان لوگوں کو اپنا رفیق بنا لیں جن کی ستیارتھ پرکاش میں مسلمانوں کے معبود خدا مسلمانوں کے جان و مال سے پیارے رسول مسلمانوں کے قرآن مجید کو بے نقط سنائی گئی ہوں (۱) خدا اگر بڑھ مچانے والا ہے (۲) مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے (۳) یہ بہشت ہے یا طوائف خانہ (۴) جو کئی عورتوں سے کبھی سیری نہ پا کر گلفیز لونڈوں کے ساتھ پھنسے۔ اس کے نزدیک شرم۔ خوف اور دھرم کیونکر ٹھیک رہ سکتا ہے۔ کسی نے کہا ہے۔ جو زانی آدمی ہیں ان کو گناہ سے ڈر یا شرم نہیں ہوتی پھر یہ سورہ تحریم پر نکتہ چینی کرتے نبی کریم کے حق میں لکھا ہے)

ان الفاظ کی موجودگی میں کون کلمہ گو ہے۔ جو آریوں کو اپنا دکھ سکھ میں شریک سمجھ سکتا ہے۔ اور ان لوگوں کو اپنا دشمن جنہوں نے خدا وند یسوع کا نام ہندوستان سے باہر یورپ و امریکہ میں پہنچا دیا۔ اور کئی انگریزوں کو نبی کریم کے دروازے کا ادنے خادم بنا لیا۔ بہرحال ہم مہاشہ مضمون نویس کے ممنون ہیں۔ کہ انہیں ہمارے ہادی و رہنما ہمارے مقتدر و پیشوا کی ایک پیشگوئی بتلا دی ہے۔ جو ہمیں معلوم نہ تھی۔ اور ان الفاظ میں ملاپ نے شایع کی ہے:-

مرحوم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے قادیان کے لالہ شرمپت رائے ابر دل سے یہ بات بڑے وثوق سے کہی تھی۔ کہ قادیان کے ہندو یا تو قادیان چھوڑ کر جلا وطن ہو جائیں گے۔ اور یا احمدی بن جائینگے

ہم اکثر سنا کرتے تھے۔ کہ لالہ شرمپت رائے جی اور لالہ ملاوامل جی کو حضرت کرشن اوتار احمد مختار کی بہت سی پیشگوئیاں معلوم ہیں۔ اور وہ بہت سے نشانوں کے گواہ ہیں۔ مگر یہ چھپانے وقت پر عموماً منہ میں گھنگنیاں ڈال لیا کرتے —— اور گواہی نہ دیتے۔ اب شکر ہے۔ کہ لالہ شرمپت رائے جی کے بعد وہ پیشگوئیاں اور نشانات ہمیں آہستہ آہستہ بتانے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ جس کے لئے ہم بہت بہت ممنون ہیں۔ اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ امید ہے۔ لالہ ملاوامل جی بھی جو بقید حیات موجود ہیں۔ تصدیق فرمائینگے۔ اور کچھ اور نشانات بھی بتا دینگے۔ کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ آخر فنا۔ آخر فنا۔ حق کو چھپانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ ہاں میں مضمون نویس اور اس کے ہمنواؤں کو یہ ضرور کہوں گا۔ کہ پیارے مترو! اگر یہ واقعی پیشگوئی ہے۔ تو انہیں احمدیوں کا کیا قصور۔ یہ تو خدا کا کلام ہے اور وہ جس طرح چاہے گا پورا کرے گا۔ ہمیں کسی ناجائز طریق سے [illegible] اور ہم کیوں اس کے متعلق کوئی ناشائستہ کارروائی کر کے گنہگار بنینگے۔ اور اگر یہ پیشگوئی سچی نہیں ہے تو پھر ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں اور چیخ پکار بے سود۔ اور تم جب حضرت مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) جھوٹا اور مفتری کہتے ہو۔ تو ان کی پیشگوئی پر شور کیوں مچاتے ہو۔ پیشگوئی پڑھتے ہوئے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بربادی کا نقشہ پھر جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ تمہارے دل اس مرد صادق کی صداقت مان چکے ہیں۔ اور تم یقین رکھتے ہو۔ کہ جو اس نے کہا وہ اٹل ہے۔ چیاتو یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہم نے بائیکاٹ کیا۔ ہم تو تمہیں اپنے ساتھ ملا کر اپنا بھائی بنانا چاہتے ہیں۔ تم خود ہی دور دور بھاگتے اور ہم سے قطع تعلق کرتے اور آویزش کے خواہاں رہتے ہو۔ ہاں تم شوق سے دو سو روپیہ ماہوار اور پچاس ہزار نقد جمع کرو۔ مگر دیکھو سچائی کے ساتھ ہمارے خلاف کذب و افترا سے کام لے کر جذبات میں ہیجان پیدا کر کے نہیں بلکہ شائستگی سے ہم سے تعلیمی ترقی سے ہمیں خوشی ہوتی ہے نہ کہ افسوس ؟

## لارڈ ہیڈلے شریعت اسلامیہ میں اصلاح چاہتے ہیں

خواجہ کمال الدین صاحب کے دست و بازو لارڈ ہیڈلے حج کے لئے کیا آئے۔ ایک نیا فتنہ اٹھا گئے۔ آپ نے جاتے ہی یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ حج کا نظارہ اچھا تھا۔ رسم و رواج یعنی شریعت اسلامیہ میں مقرر کردہ طریقوں میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہ نتیجہ ہے۔ اس طرز تبلیغ کا جو خواجہ صاحب نے اختیار کر رکھی ہے۔ کہ کسی انگریز سے بات کرنی اور جو کچھ وہ کہے۔ اس کی نسبت کہہ دینا کہ بس یہی تو اسلام ہے۔ اور شایع کر دینا کہ فلاں مسلمان ہو گیا ہے۔

## شریف مکہ کو بے نقط

خواجہ صاحب تو شریف سے لنڈن میں ایک مسجد بنا دینے . . . . . . . کا وعدہ لینے کی کوشش کرتے رہے۔ کہیں ووکنگ سے اخراج کی تجاویز تو نہیں ہوئیں؟ اور خود سے کہا کہ ہم تمہاری نسبت اچھے خیالات مسلمانوں میں پیدا کرینگے۔ چنانچہ لارڈ ہیڈلے کے ذریعہ پروپاگنڈا شروع بھی کر دیا ہے۔ لیکن دوسرے مسلمان شریف کو کیا کہتے ہیں۔ زمیندار کے مفصلہ ذیل الفاظ ملاحظہ ہوں

"ابو جہل دوران مسیلمہ حجاز شریف۔ بے شرف نے اسلام فروشی۔ بغاوت و خیانت اور ظلم و عدوان کے ذریعہ سے اپنا نامہ اعمال جس قدر سیاہ کیا ہے۔ وہ مسلمانان عالم سے مخفی نہیں۔ اس دشمن اسلام نے اس نازک زمانے میں اسلام کی سب سے بڑی طاقت اور مقدس خلافت سے غداری کی۔ جب وہ ہر طرف سے مصائب و آلام کی گھٹاؤں میں ملفوف تھی"

اس کے متعلق ہم سردست کچھ نہیں کہتے۔ لیکن زمیندار سے التماس کریں گے۔ کہ حضرت! آپ کے علماء ان اولیاءہ الا المتقون سے استدلال کرکے ہمیں کافر و فاسق کہا کرتے تھے۔ کیونکہ شریف مکہ کا مذہب اہلحدیث نہیں۔ اب یہ کیا غضب ہوا۔ کہ مکہ کا متولی ابو جہل اور مسیلمہ اور دشمن اسلام بن رہا ہے پھر اس کی دشمنی میں یہاں تک بڑھ گئے۔ کہ اعلان کیا جاتا ہے۔

"کیا مسلمانان ہند کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ اس سے تمام تعلقات منقطع کر دیں۔ اور فریضہ مقدس حج کی بجا آوری کو ملتوی کر دیں۔ تا وقتیکہ حرمین شریفین قبضہ باغی سے پاک نہ ہو جائیں۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ علمائے کرام کو اس قسم کا فتویٰ دینے میں تامل نہ ہوگا۔ جب یہ کام ہو جائے تو پھر ہندوستان بھر میں اسکی تبلیغ و اشاعت کر دی جائے۔ حتیٰ کہ ایک بھی ہندوستانی حاجی حجاز میں نہ پہنچے۔ اور ایک پیسہ یا ایک دانہ گندم بھی مسلمانان ہند کی جیبوں سے شریف کے خزانے میں منتقل نہ ہو۔"

کیا یہ جائز ہے۔ کہ شخص واحد کی دشمنی میں فریضہ اسلامیہ ترک کر دیا جائے۔ اور حجاز کا دروازہ ہندیوں کو بند سمجھا جائے حالانکہ یہ دعا ابراہیم اور وعدہ الٰہی ہے۔ کہ خانہ کعبہ والوں کو خدا تعالیٰ ہر قسم کا رزق بہم پہنچاتا رہیگا

## شردھانند کے مناظرہ بند کرنے پر پرتاب کا پیچ و تاب

شردھانند جی نے اسلام کے تمام فرقوں کو مباحثہ کا چیلنج دیا۔ اور پھر سب کو تیار پا کر انکاری اعلان کیا۔ جو کھلی کھلی شکست ہے۔ چنانچہ پرتاب بھی دبی زبان سے اقرار کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"اور ممکن ہے۔ کہ فساد بھی ہو جاتا۔ لیکن جو بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی وہ یہ ہے۔ کہ یہ حالات تو پہلے بھی موجود تھے۔ جب کہ سوامی جی نے مناظرہ کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد تو کوئی اور فساد بھی نہیں ہوا۔ اس کے بعد کونسی ایسی بات ہوئی ہے۔ جس نے سوامی جی کو مناظرہ کے بند کرنے پر مائل کیا ہے۔ لیکن شکایت کیسی سوامی جی کا یہ کام تھا۔ اور وہ اکیلے اس کے لئے ذمہ وار تھے۔ انہوں نے خود ہی مناظرہ کا اعلان کیا۔ خود ہی اسے منسوخ کر دیا جب باقی کاموں سے وہ کنارہ کش ہو گئے ہیں۔ تو مناظرہ کرا کر کیا لیں گے۔ اگر آریہ سماج نے مناظرہ کا اعلان کیا ہوتا۔ تو وہ کسی بیرونی اثر سے بند نہ ہوتا۔"

اس اقرار کے ساتھ ایک عذر نامعقول بھی کر دیا ہے کہ شردھانند جی نے ذاتی طور پر چیلنج دیا تھا۔ بالکل غلط ہے مسلمانوں نے ان کا چیلنج آریہ سماج کا لیڈر اور کرتا دھرتا سمجھ کر قبول کیا تھا۔ ورنہ شردھانند جی کون ہوتے ہیں تمام مسلمانوں کو بلانے والے۔ مہاشہ پرتاب کے ایسا لکھ دینے سے آریہ سماج اپنی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہزیمت کا داغ اس کے چہرے سے اتر سکتا ہے۔

## دنیا پر آفات کا نزول

اخبار زمیندار دنیا پر غیر معمولی آفات کے نزول اور عالمگیر عذاب الٰہی کے ورود کا ان الفاظ میں اقرار کرتا ہے:۔

"جاپان کا بہترین حصہ زلزلے اور طوفان سے تباہ ہو گیا۔ کیلی فورنیا میں آتش زدگی سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ مالٹا اور سسلی میں زلزلے آ رہے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ وہ بار بار بتا رہا ہے۔ کہ عیش و عشرت میں مستغرق لوگ جو دنیا بھر کے حقوق کو غصب کرنے میں ایمان و دیانت کا ساتھ چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اچھی طرح سمجھ رکھیں۔ کہ وہ ہر وقت عذاب الٰہی کے چنگل میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔ کاش اہل دنیا ان حوادث سماوی سے عبرت اندوز ہوں۔

ہندوستان میں بھی دریائے سون کی طغیانی سے تین سو مربع میل کا علاقہ بالکل تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ مکانات مسمار۔ مویشی ہلاک۔ فصل برباد۔ اور گھروں کے ساز و سامان تباہ ہو چکے ہیں"

مگر کیا معاصر آیت وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا پر غور کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیگا۔ اور سوچیگا کہ عذاب عالمگیر تو آ گیا وہ رسول کون ہے جس کا انکار ہو رہا ہے۔

## پر تعصب ضمیر کی بیتابیاں

سیاست نے بندے ماترم کے ایک نوٹ پر تبصرہ کیا ہے۔ بندے ماترم کو شدھی میں ناجائز کارروائی کی تحقیقات ناپسند ہے۔ اور اس ناپسندیدگی کے اظہار میں وہ بات جو حق ہے اور سے کھٹک رہی ہے۔ وہ بھی لکھ دی ہے

"اسی طرح ہندوؤں میں الزام لگائے جائیں گے کہ وہ موٹروں میں بیٹھکر گئے۔ اور بعض ٹھاکر اجاڑ کی اردلی میں بعض دو چار آدمی مسلح تھے۔ جو انکے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں۔ اس سے ملکانوں کو مرعوب کرنا مقصود تھا۔ مگر کوئی ہندو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ ان کی یہ نیت تھی"

شکر ہے۔ موٹروں میں بیٹھ کر جانے اور اسلحہ کی نمائش سے انکار نہیں کر دیا۔ البتہ یہ لکھا ہے۔ کہ ہندوؤں کی یہ نیت نہ تھی کہ مرعوب کیا جائے۔ بہت اچھا یوں ہی سہی لیکن اگر واقعی صورت حال یہی ہے۔ تو گھبراہٹ کیسی سیاست نے خوب لکھا ہے :-

ظاہر ہے۔ کہ پانچ ممبر صاحبان میں سے تین غیر مسلم ہیں۔ اور دو صاحبان مسلمان ہیں۔ مولوی محمد شفیع صاحب اور جناب ذوالفقار علی صاحب کی نسبت جہاں تک اخباری اطلاعات کا تعلق ہے۔ بالکل عیاں ہے۔ کہ ان بزرگوں نے تحریک انسدادی میں ذاتی طور پر حصہ نہیں لیا ہے۔ برخلاف اس کے جناب نیکی رام شرما کی جدوجہد عالم آشکارا ہے۔ سو اصول و ضوابط کے رو سے اگر کسی قسم کا امکانی طور پر کوئی گلہ ہو سکتا ہے۔ تو مسلمانوں کو ہو سکتا تھا۔ لیکن آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک است۔ جس نے ارتکاب جرم ہی نہیں کیا۔ اُسے کیا خوف؟ لیکن ہندو صاحبان نے اس سکول سے بھاگے ہوئے لڑکے کی طرح جسے یقین کامل ہو۔ کہ کل مدرسہ میں جاتے ہی ہیڈ ماسٹر نے بید رسید کرنے ہیں۔ شور و غوغا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور ایک دفعہ اور اس امر کو ثابت کیا ہے۔ کہ دنیا کی کوئی قوم دہشت آفرینی۔ ہنگامہ آرائی۔ اور ابھی پٹین میں ہندو بھائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی"

## چرخے میں سلطنت اور کیشوں میں خدا

یہ زمانہ بھی بہت عجیب ہے۔ آج کل دو نئی دریافتیں ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ سلطنت اور سوراجیہ چرخے کے پھیر میں ہے۔ دوسری یہ کہ خدا کیشوں (سر پہ لمبے لمبے بال رکھنے) ہی کے ذریعہ مل سکتا ہے ؛

لیکن تعجب ہے۔ کہ پنجاب و ہند کی عورتیں مدت سے اس پر عمل پیرا ہیں۔ انہیں نہ تو اب تک سوراج ملا۔ اور نہ ہی مردوں سے بڑھ کر خدادانی میں حصہ پایا۔

## ملکانہ نہیں تو کالا کوّا ہی سہی

سیاست میں ایک رپورٹ شایع ہوئی ہے۔ جو قابل مطالعہ ہے۔ کیونکہ اس سے آریوں کی طرز تبلیغ پر روشنی پڑتی ہے ؛

یکم ستمبر ۱۹۲۳ء جو حملہ آریوں نے موضع راجہ اپر کیا وہ اپنی نوعیت میں بالکل ممتاز ہے۔ اس میں آریوں کی جمعیت ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئی۔ اور گرد و نواح کے ہندو راجپوتوں کو بھی منت سماجت کر کے ساتھ لایا گیا۔ اور مرتد ملکانوں کو بھی قریب قریب مقامات سے بلایا گیا۔ مجمع تین ہزار سے زائد تھا۔ آریوں کے ہجوم کی طرف سے دھمکی دی گئی۔ کہ۔ سن لو! اگر آج تم اشدھ نہ ہوئے۔ تو یاد رکھو تمہاری خیر نہیں۔ تم پر تین ہزار روپے کا دعویٰ کیا جائیگا۔ بیوپار بند کر دیا جائیگا۔ اور ہر طرح ستائے جاؤ گے۔ یہ سن کر ملکانے سخت پریشان ہو گئے مجبور ہو کر آپس میں مشورہ کر کے آریوں کے ہجوم سے کہا۔ کہ ہم اپنی جان و مال کے ڈر سے آج ان اپنے دو بھائیوں کو سوامی شردھانند پر چڑھا دیتے ہیں۔ اور ہم لوگ یہ سمجھ لیں گے۔ کہ ہمارے یہ دو بھائی دنیا میں زندہ نہیں۔ بلکہ مر گئے ہیں تب تو آپ لوگ ہماری جان چھوڑینگے۔ پنڈتوں نے بادل ناخواستہ اس بات کو صدر جلسہ کے سامنے پیش کیا۔ تو اس نے جواب دیا۔ ارے بھائی آدھا آدمی ہو یا کالا کوّا ملے تو بھی لاؤ۔ آج شدھی ضرور کی جائیگی ؛

## مزید اکیاون گاؤں شدھ کر لئے گئے

اخبار ملاپ اطلاع دیتا ہے ؛ ضلع بھڑوچ میں ایک نومسلم قوم "برہمن بھٹ" رہتی ہے وہ مسلمان کہلاتی ہے۔ لیکن اس کے رسم و رواج ملکانوں کی طرح ہندوانہ تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا یوپی کے اپدیشک نے ان لوگوں کے اندر کام کیا۔ اور شدھی سبھا کے اویوگ سے ان اکیاون گاؤں کے نومسلم از سر نو ہندو بنائے گئے۔ اپدیشک مہاشے وہاں پانچ مہینے کام کرتے رہے۔ ذیل میں ان اکیاون گاؤں کے نام دیئے جاتے ہیں۔ جو شدھ ہو چکے ہیں۔ اب ان گاؤں میں ایک بھی ایسا برہم بھاٹ نہیں جو شدھ نہ کر لیا گیا ہو۔ مسلمان اپنا فرض پہچانیں ؛

## احمدیہ جماعت اور گورنمنٹ برطانیہ

کیسری لکھتا ہے۔ یہ امر کہ احمدی گورنمنٹ برطانیہ کے ایجنٹ ہیں مبالغہ آمیز معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ اگر کبھی برطانیہ نے احمدی مشنریوں سے یہ کام لینا چاہا۔ تو وہ ہرگز انکار نہ کریں گے۔ ہندوستان کی تمام جماعتوں سے آج کل وہ برطانیہ کی وفاداری میں گوے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں"

ہمعصر کیسری کی حسن ظنی کا شکریہ۔ مگر ہم معاصر موصوف کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ احمدی نہ تو خوشامدی ہیں اور نہ ایجنٹ۔ وہ جو کچھ کرتے اور کر رہے ہیں۔ محض اپنے مذہبی احکام کی تعمیل میں ہے۔ جو اس اصول پر مبنی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے بھی ماتحت بطور رعایا رہو۔ اس کے ساتھ وفادار اور اس کے فرمانبردار رہو۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کرو۔ جو امن عامہ میں خلل انداز ہو ؛

# آریوں اور غیر احمدی علماء کی احمدیوں پر مہربانیاں

(۱)

میاں عبدالرشید صاحب احمدی مبلغ موضع دہلیہ ضلع فرخ آباد سے لکھتے ہیں:-

معلوم ہوا ہے۔ کہ موضع دہلیہ میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب آئے تھے۔ جو یہاں کے لوگوں کو کہتے تھے کہ قادیانی مولوی کو تم نکالدو۔ کیونکہ ان کا مذہب دوسرا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم تمہارے دیس کے ہیں۔ اور یہ قادیانی لوگ پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ آپ لوگ ہماری بات مانینگے یا دوسرے دیس والوں کی۔ اب ہم تمہارے لڑکوں کو تعلیم بھی دینگے۔ اس لئے تم اس قادیانی مولوی کو ضرور نکالدو۔

۳ر ستمبر ۱۹۲۳ء کو خاکسار موضع واحدپور میں گیا وہاں معلوم ہوا کہ وہی مولوی صاحب واحدپور بھی گئے تھے۔ اور وہاں کے لوگوں کو ہمارے برخلاف برانگیختہ کرنا چاہا۔ مگر لوگوں نے نہیں مانا۔ مولوی صاحب لوگوں سے ایک کاغذ پر انگوٹھے لگواتے پھرتے تھے لیکن لوگوں نے انہیں جواب دیدیا۔ کہ ہم کیوں انگوٹھے لگا کردیں۔ کیا ہم آپ کے ملازم ہیں۔

ایک اور مولوی صاحب موضع واحدپور میں ۴ ستمبر کو تشریف لائے۔ ایک مسلمان جو مرتد ہوگیا تھا۔ میں نے انکو مسلمان بنانے کی کوشش کی۔ مگر ان مولوی صاحب نے شور مچانا شروع کردیا۔ کہ ہندوؤں اور چماروں کے ساتھ کھانا کوئی منع نہیں۔ میں قرآن زیادہ جانتا ہوں۔ قادیانی مولوی کی مجھ سے بحث کراؤ۔ مولوی صاحب کی اس قسم کی باتوں سے لوگ ناراض ہوئے۔ اور ان کو مارنے کو تیار ہو گئے۔ اِتنے میں میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ اور گاؤں کے لوگوں کو بمشکل سمجھا بجھا کر باز رکھا۔ مولوی صاحب پر اس بات کا یہ اثر ہوا۔ کہ انہوں نے اقرار کیا کہ واقعی تم لوگوں کو تبلیغ اسلام کا تجربہ ہے۔ اور ہمیں اس کا کچھ بھی تجربہ نہیں۔

مولوی محمد حسین صاحب قادیانی مبلغ نگلہ گھنو ضلع ایٹہ اپنی رپورٹ ۴ ستمبر میں تحریر کرتے ہیں۔

اس وقت آریہ اور غیر احمدی مولویوں کی زیادہ تر کوشش یہی ہے۔ کہ احمدیوں کو اس علاقہ سے نکالدیں۔ اور جاہل ملکانوں کو ہمارے برخلاف بہت بھڑکا رہے ہیں۔ اور ہمارے گاؤں کے لوگ جب علی گنج جاتے ہیں تو مخالف انکو بڑی دھمکیاں دیتے ہیں۔ کہ اگر تم قادیانی مولویوں کو نکالدو گے تو تمہارا حقہ پانی بند کردیا جائیگا۔ اس علاقہ میں ایک بڑے ہندو وکیل مسمی ... ... ہیں۔ ان کا ان دیہات میں بڑا اثر ہے۔ انہوں نے ہمارے گاؤں کے لوگوں کو کہا کہ تم جس قدر جلد ہوسکے۔ قادیانیوں کو نکال دو۔ اور انکی جگہ کوئی دیوبندی مولوی رکھ لو۔ اس شخص نے چند ماہ کی سزا بھی پائی ہے۔ اور اب اس نے اشدھی کے لئے کمر باندھی ہے۔ اور اسپر بڑا زور دے رہا ہے۔ مگر اب تک خدا کے فضل سے کامیاب نہیں ہوا۔

اس وکیل نے لوگوں کو یہ بھی کہا۔ کہ قادیانی مولوی ایک نوٹ بنانے کے کارخانہ میں ملازم تھا۔ اور آتے وقت وہ نوٹ بنانے کی مشین اُڑا لایا اسی لئے قادیانی بہت روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو قادیان بھی لیجاتے ہیں مگر اب دیکھنا کہ کسی کو بھی قادیان نہ لیجائینگے۔ کیونکہ مولوی جو مشین لے آیا تھا۔ پکڑا گیا۔ اور اس کو قید ہوگئی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کے پاس روپیہ کہاں ہے۔ روپیہ تو سب ہندوؤں ہی کے پاس ہے۔

اس اشدھی کے حامی ہندو وکیل کا مسلمان دیہاتیوں کو یہ کہنا کہ احمدیوں کو نکال دو۔ اور دیوبندیوں کو رکھو ضرور معنی خیز ہے۔ اور ہم پر جو اشدھی کی خاطر ایک لغو الزام لگایا گیا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اشدھی کے حامی ہندو کیسے کیسے قابل اعتراض اور کمینہ ذرائع سے کام لے رہے ہیں۔ کیا یہ سب لغو بیانیاں آریہ نسل کی روحانی ترقی کیلئے ہیں۔

خاکسار

رہبر محمد خان شیروانی۔ احمدیہ دار التبلیغ - آگرہ

# غیر احمدی مسلمانوں کا مضمون

## بنام ایڈیٹر سیاست

افادت پناہ ایڈیٹر صاحب اخبار سیاست

السلام علیکم۔ آپ کے اخبار مورخہ ۱۶ ستمبر کے دوسرے صفحہ میں فتنہ قادیان کی سرخی میں یہ درج ہے کہ حال میں بمقام "ملتان" قادیانی مبلغ نے تقریر کرتے ہوئے غیر احمدیوں کو ملعون قرار دیا ہے۔ جس کے سبب عوام میں غیظ و غضب کے جذبات پیدا ہوگئے۔ جناب من! ملتان میں تین قادیانی صاحبان حافظ روشن علی و میر قاسم علی و مہاشہ محمد عمر نو مسلم ۲ یوم کے واسطے اپنے دوست دہرم بھکشو اپدیشک آریہ سماج کے تعاقب میں علی پور ضلع مظفر گڑھ سے تشریف لاکر ملتان میں قیام فرما ہوئے۔ اس درمیان میں آپ نے چھاؤنی و شہر لانگے خان کے باغ میں تقریریں فرمائیں۔ ہم مندرجہ ذیل باشندگان چھاؤنی و شہر ان کی تقریر شروع تا اختتام سنتے رہے۔ کوئی کلمہ اس قسم کا نہیں سُنا۔ یہ محض کسی فتنہ پرداز کا ایک ادنیٰ عیاری کا کرشمہ ہے۔ حافظ صاحب ہر دو روز نہایت خوبی اور خوش بیانی سے وید کے مقابلے میں جیسا کہ قبل از تقریر اعلان کیا جا چکا تھا۔ قرآن پاک کی سچائی اور الہامی کتاب ہونے کے ثبوت پر تقریر فرماتے رہے۔ البتہ اخیر میں چند ضروری نصیحتیں بھی فرمائیں۔ یعنی جبکہ ہندو صاحبان ہم سے اس قدر چھوت رکھتے ہیں۔ کہ اگر ہم میں سے ایک صحیح النسل سید عرق گلاب اور عنبر سے غسل کرکے ان کے چوکے میں چلا جاوے۔ تو چوکا ناپاک ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ایک کتا اسی چوکہ میں داخل ہو جائے۔ تو مضائقہ نہیں۔ مسلمانوں غیرت کا مقام ہے۔ یہ خود جو کچھ ہیں۔ تم سب جانتے ہو۔ تاہم تمہارا اس طرح اور ایسی باتوں کا خیال نہ کرنا بھی تو ایک غیرت کا مقام ہے۔ پھر کیا وجہ کہ تم باوجود اس قدر نفرت اور چھوت کے ان کی بکی ہوئی چیزوں کو بلا تامل استعمال کرتے ہو۔ اس سے زائد کچھ نہیں کہا گیا۔ دوسرے

سید میر قاسم علی صاحب نے صرف تناسخ کے مسئلہ پر بحث کرتے رہے۔ اور نہایت قابلیت سے تناسخ کی دھجیاں اڑائیں تیسرے صاحب بوجہ علالت خاموش بیٹھے رہے۔

مہربانی فرماکر اخبار مذکور کی قریبی اشاعت میں فتنہ مذکور کی تردید فرماکر عوام کو جو اب سخت متحیر اور غمناک ہیں مطمئن فرمائیگا۔ قادیانی صاحبان نے مسلمان تو در کنار آریوں کے خلاف بھی کوئی غیر مہذب لفظ استعمال نہیں کیا۔

مولوی محمد قادر بخش پیش امام مسجد جامع صدر ملتان۔ حنفی المذہب
تجمل حسین وائس پریذیڈنٹ انجمن نصرۃ الاسلام صدر ملتان "
عبدالکریم نائب پیش امام جامع مسجد۔ صدر ملتان حنفی المذہب
شیخ نور الدین سوداگر - حنفی المذہب - ملتان
شیخ فتح محمد ٹھیکہ دار - اہلحدیث "
شیخ میراں بخش عطار - اہل حدیث "
علی محمد ٹیلر ماسٹر - " "
شیخ عبدالکریم سوداگر - حنفی المذہب "
شیخ حسام الدین سوداگر - " "
عبدالعزیز - واچ مرچنٹ - اہلحدیث "
امام الدین - زرگر - ملتان -

## کتابت سیکھنے کا موقعہ

مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی دفتر نہر سرگودہ میں ملازم ہیں۔ وہ اپنی جماعت کے بے روزگار اور خواہشمند نوجوانوں کو کتابت سکھانے کے لئے وقت دینے کو تیار ہیں۔ خرچ اپنا برداشت کرنا ہوگا۔ جو آٹھ دس روپیہ ماہوار ہوگا۔ جو صاحب چاہیں۔ ان سے خط و کتابت کریں۔

مرکز میں احمدی کاتبوں کی سخت ضرورت ہے۔ مگر ایسے کاتب جو اپنے فن میں کمال رکھتے ہوں۔ اور عربی خط بھی شستہ ہو۔ یہاں بھی منشی محمد حسین کاتب الفضل کی شاگردی میں تین چار کاتب تیار کئے گئے۔ مگر افسوس جب ذرا ہاتھ سیدھا ہونے لگا۔ تو دماغ بگڑا۔ اور پیسے بٹورنے کی پڑی۔ اس طرح پر اصل مطلب فوت ہوتا ہے۔ کتابت وہ صاحب سیکھیں۔ جو کم از کم ایک سال تک مشق کا عہد کریں۔ اور اردو کے ساتھ عربی بھی سیکھیں۔ نیز سلسلہ کے کام کو مقدم رکھیں گے۔ اسوقت تک منشی محمد حسین.....

# امریکہ میں تبلیغ اسلام

## دو نو مسلم اور تین نو مسلمہ

شہر لوگن ریاست ویسٹ ورجینیا میں ہے۔ یہاں کے بعض لوگوں کی دعوت پر عاجز یہاں تبلیغ کیواسطے آیا۔ تین لیکچر ہوئے۔ اور مختلف طور پر لوگوں سے گفتگو کرکے تبلیغ کی گئی ایک ڈاکٹر صاحب جن کا نام گبسن ہے۔ اور اس قصبہ میں انکی پریکٹس خوب چلی ہوئی ہے۔ مشرف باسلام ہوئے ڈاکٹر صاحب کا اسلامی نام محمد رکھا گیا۔ دو لوکل اخباروں میں عاجز کے کام اور دین اسلام کے متعلق مضامین شائع ہوئے۔ فالحمد للہ

یہ قصبہ ایک چھوٹے سے دریا کے دونوں طرف پہاڑیوں کے درمیان واقعہ ہے۔ آجکل یہاں خوب گرمی ہے۔ ایسی ہی جیسی کہ پنجاب میں ہوتی ہے۔ لوگ اکثر کوئلہ کی کانوں میں کام کرتے ہیں۔ ایک معمار یہاں ملاقات کے لئے آیا اسکو تبلیغ کی گئی۔ اس نے بیان کیا کہ وہ دیوار بنانے کا کام کرتا ہے۔ اور اس کی مزدوری چھ دن کی بچاس ڈالر ہوتی ہے۔ یعنی قریباً دو سو روپیہ۔ اتوار کو وہ کام نہیں کرتا۔ یہاں کے لوگ جب کام پر جاتے ہیں تو کام کے کپڑے پہن کر جاتے ہیں۔ جو بہت میلے کچیلے اور بھدے سے ہوتے ہیں۔ جب کام سے واپس آتے ہیں تو غسل کرکے کپڑے بدل لیتے ہیں۔ جس ہوٹل میں عاجز یہاں اترا ہوا ہے۔ اس میں صرف کمرے کا کرایہ جس کے ساتھ الگ غسل خانہ اور پاخانہ بھی ہے اور بستر وغیرہ تمام ضروری سامان ہوٹل والوں کے ہیں روزانہ کرایہ آٹھ روپیہ ہے۔ کھانے کا خرچ الگ جو قریباً چار روپیہ ایک کھانے کیواسطے ہوتا ہے۔ چار روپیہ کا کھانا کھاکر میں کچھ اس سے زیادہ یا عمدہ نہیں کھالیتا۔ جو ہندوستان میں کھاتا تھا۔ مگر یہاں چیزوں کے نرخ ہی ایسے ہیں کہ اسقدر خرچ ہوجاتا ہے۔ یہاں کی ملکی رسوم کے مطابق ایک کوارٹر یعنی

۱۲۔ اس خادم کو دینے ضروری ہیں۔ جو کھانا کھلاتا ہے۔ (۲۳ر جولائی ۱۹۲۳ء)

اسوقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ شہر ہلی ار سے واپسی پر ایک جنکشن اسٹیشن پر ریل کے انتظار میں چند گھنٹوں کیواسطے ٹھہرا ہوا ہوں۔ گرمی سخت ہے۔ پسینہ بہ رہا ہے۔ ہوا بند ہے دھوپ میں حدت ہے۔ ایک بجے کا وقت ہے۔ چھوٹا سا اسٹیشن ہے۔ اور اس کا چھوٹا سا ویٹنگ روم۔ گورے اور گوریاں تعجب کی نگاہ سے میرے لباس اور وضع قطع کو دیکھ رہی ہیں۔ کچھ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض لوگ دلچسپی لینے لگے ہیں ؁

ہلی ار ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہاں کے لوگوں نے ایک لیکچر کے واسطے بلایا۔ مگر ایک کی بجائے متواتر تین روز تین لیکچر ہوئے۔ جنمیں سے ایک لیکچر گرجا میں ہوا۔ اس گرجا کا نام کرسچن چرچ ہے۔ لیکچروں کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے ؁

**ایک صاحب** ۔ آپ مسیح کو خدا کا بیٹا کیوں نہیں مانتے؟
**صادق** ۔ اسواسطے کہ وہ خدا کا بیٹا نہ تھا۔
**صاحب** ۔ اگر یسوع خدا کا بیٹا نہ تھا۔ تو پھر کس کا تھا؟
**صادق** ۔ اپنی ماں کا۔
**صاحب** ۔ ماں کا تو تھا۔ مگر اس کا باپ کون تھا؟
**صادق** ۔ وہی جو آدم کا باپ تھا۔
**صاحب** ۔ اچھا آپ کے نزدیک خدا کا بیٹا کیوں نہیں ہوسکتا۔
**صادق** ۔ اسواسطے کہ انسان کا بیٹا انسان ہوتا ہے گھوڑے کا بیٹا گھوڑا ہوتا ہے۔ کبوتر کا بیٹا کبوتر۔ خدا کا بیٹا خدا ہونا چاہیئے۔ پھر دو خدا ہوئے۔
**صاحب** ۔ نہیں خدا تو دو نہیں۔ مگر یسوع اس کا بیٹا ہے
**صادق** ۔ اگر بیٹا ہے تو خدا دو ہے۔ اگر نہیں تو پھر وہ ایک ہے۔ اور یہی سچ ہے۔
**صاحب** ۔ آپ کا لیکچر بہت اچھا ہے۔ سوائے اسکے کہ آپ خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔
**صادق** ۔ آپ بہت اچھے آدمی ہیں سوائے اسکے کہ آپ خدا کا بیٹا مانتے ہیں

اس قصبہ میں دو لیڈیاں نو مسلمہ ہوئیں۔ ایک کا نام حمدی رکھا گیا۔ اور دوسری کا عائشہ۔

سور کا گوشت نہ کھانے اور اسکے دلائل پر ایک سوال تھا جس کا جواب دیا گیا۔ ایک لیڈی نے کھڑے ہو کر میری تائید میں کہا کہ آپ سچ کہتے ہیں۔ میں نے بائبل میں بارہا ہے کہ سور کا گوشت حرام ہے ؁

عاجز تمام تبلیغی کاموں کا چارج مولوی محمد دین صاحب کو دے چلا ہے۔ جہاں کہیں باہر سے لیکچر کے واسطے دعوت آتی ہے۔ وہاں چلا جاتا ہے۔ سفر خرچ بلانے والوں کے ذمہ ہوتا ہے۔

مولوی محمد دین صاحب کام بدستور نہایت عمدگی سے چلا رہے ہیں۔ چونکہ وہ خود رپورٹ لکھتے رہتے ہیں۔ اس واسطے مجھے ان کے کام کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں بخیریت قادیاں پہنچا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ مگر پھر وہی نظارہ بدل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں گیا حضرت نبی المکرم استاذی المعظم حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم بھی ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ جب میں ہند میں تھا تو میرا خیال تھا۔ کہ میں امریکہ نہ جاسکوں گا۔ جب امریکہ پہنچا تو خیال ہوا ہند نہ جاسکوں گا۔ مگر حضرت صاحب کے حکم کی تابعداری کے سبب یہ سب کچھ ہو گیا۔

شہر ہنٹنگٹن کی آبادی ساٹھ ہزار ہے۔ ایک مشہور جنکشن اسٹیشن ہے۔ جہاں مختلف لائنیں آپس میں ملتی ہیں۔ یہاں کوئی لیکچر کی دعوت نہ تھی مگر چلی ارمیں لیکچروں سے واپسی پر شہر راستہ میں پڑتا ہے اسواسطے عاجز یہاں تین چار دن ٹھہر گیا۔ ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ جو معمولی درجہ کا ہوٹل تھا۔ تاہم تین دن کی رہائش میں مبلغ اسٹی روپیہ خرچ ہو گیا۔ شہر میں پھر کر مختلف جگہوں میں تبلیغ کی گئی۔ روزانہ اخبار کے اڈیٹر سے ملاقات ہوئی۔ اس نے ایک لمبا مضمون اسلام کے متعلق اور عاجز کے اس ملک میں کام کے متعلق اپنے اخبار میں میری تصویر کے ساتھ چھاپا۔ اس اخبار کے پرچے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور بعض احباب کو روانہ کئے گئے ہیں۔

اخبار میں مضمون اور تصویر کے چھپ جانے سے خوب شہرت ہو گئی۔ اور بہت سے لوگ ملنے آئے۔ ایک

---

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ (الفضل ایڈیٹر)

## رشتہ کی ضرورت

ایک مولوی فاضل برسر روزگار احمدی نوجوان کیلئے لڑکی دیندار غریب خواہ کسی قوم کی ہو خواہ بیوہ ہو یتیم ہو۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر منظور احمد منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی (لائن سرگودھا)

---

## ۵ کنال زمین آبادی میں

دارالفضل کے اندر ہائی سکول اور ہسپتال اور مسجد نور کے نزدیک نزدیک یکشت یا کنال کنال زمین گھر بنانے کے لئے قابل فروخت ہے۔ قیمت پانسو روپیہ فی کنال جبکہ پاس کی زمین بک چکی ہے۔

خط و کتابت بنام

ماسٹر عبد الرحمٰن (بی۔ اے) قادیان

---

## دس مرلہ زمین مکان کیلئے

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے مکان کے متصل تکیہ کے پاس اندرون قصبہ ایک زمین ہے جس کی بھرتی پر دو بارشیں ہو چکی ہیں۔ یہ قطعہ پانسو روپے پر فروخت کیا جاتا ہے۔ بہت جلد معاملہ کر لیا جائے۔

خط و کتابت

ار۔ معرفت منیجر الفضل قادیان

---

## النبوۃ فی القرآن

قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کی زبردست تصنیف جس میں بیسیوں دلائل صرف قرآن مجید سے نبوت مسیح موعود پر دیئے ہیں۔ فتنہ پیغامیہ کا بھی خوب رد کیا ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنہ اُنے پر بک ڈپو تالیف اشاعت اور محمد یامین تاجر کتب سے مل سکتی ہے۔

---

## سکنی اراضی برائے فروخت

قریباً ایک کنال زمین سفید بلا عمارت جو مکان کے واسطے نہایت ہی موزون برسر شارع متصل مکان سید محمد علی شاہ مرحوم محلہ گھماراں شہر قصبہ قادیان میں واقع ہے۔ فروخت کی جاتی ہے۔ خریداران قیمت بازار پر لے سکتے ہیں۔

المشتہر

(خان بہادر) مرزا سلطان احمد (رئیس) قادیان

---

## نو ایجاد۔ اکسیر داد

ہر قسم کے داد اور چنبل کو فوراً اور کامل شفا دینے والی ایک عجیب زود اثر اور واقعی اکسیر صفت ہر وقت کی کھجلی و بیچینی اور مسلسل تکلیف سے منٹوں میں نجات ہو جائیگی یہ تمام دوسری ادویات کے مقابلہ میں بہترین دوا ہے ولائتی اور دیسی دوائیوں سے بہت دیر میں فائدہ ہوتا ہے مگر یہ ایجاد حیرت انگیز طور پر فوری صحت بخشتی ہے قیمت فی شیشی علاوہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ۔ قیمت پیشگی تینے پر محصولڈاک معاف اگر اور کسی دوائی کی ضرورت ہو تو مفصل حال لکھیے ہم انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیح کے مجربات خاصہ سے نسخہ طیار کر کے وی پی بھیجدینگے۔

المشتہر: حکیم امیر احمد قریشی شفاخانہ حضرت خلیفۃ المسیح اول قادیان

---

## اعلان

چار کنال زمین محلہ دار العلوم میں بورڈنگ کی سڑک پر۔ دو دو کنال کے قطعوں پر علاوہ بورڈنگ کی سڑک کے بیس فٹ کی سڑک غربی جانب ہے۔ قابل فروخت ہے جن صاحبان کو خرید نا منظور ہوں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی خدمت میں عرض کر کے قیمت کا فیصلہ کر سکتے ہیں

خاکسار: سید عزیز الرحمٰن۔ قادیان دارالامان

# حب اٹھرا محافظ جنین

یہی ایک دوائی ہے۔ جس کے استعمال سے اٹھرا کی وہ نامراد بیماری جس کی معیاد اٹھارہ سال تک حکیم الامت کے تجربہ سے ثابت ہے۔ نیست و نابود ہو جاتی ہے اور وہ گھر جنمیں اولاد پیدا ہو کر بچپن ہی میں والدین کے دل کو داغ مفارقت دے کر داعی اجل کو لبیک کہتی ہو۔ اور وہ گھر جن میں مردہ بچے پیدا ہوتے ہوں۔ اور وہ گھر جن کے حمل گر جاتے ہوں۔ یعنی جن کے گھر میں مرض اسقاط کی عادت ہو گئی یا وہ گھر جن میں ہمیشہ لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں اور وہ جنکو بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو اور وہ یا وہ جن نسا کو کمزوری اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اور وہ گھر جنمیں بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہیں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ یہ محافظ جنین ان تمام امراض کیلئے تریاق اعظم ہے۔ اس کے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اس کے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل جاتی رہتی ہے اور باقی تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ ان امراض کے دور کرنے کی لاثانی دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ مضبوط تندرست پیدا ہوتا ہے اور بفضل خدا تمام امراض سے محفوظ رہتا اور عمر طبعی کو پہنچکر والدین کے لئے ٹھنڈک قلب کا موجب ہوتا ہے قیمت بلحاظ فوائد کے بہت کم رکھی ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے۔ دوستو منگواؤ۔ اور فائدہ اٹھاؤ قیمت فی تولہ عہ۔ ایام حمل و رضاعت میں کل ۵ تولہ خرچ ہوتی ہے۔ ۶ تولہ ایک دفعہ منگوانے والے کو خاص رعایت اور ۳ تولہ تک محصولڈاک نہ لیا جاوے گا۔

المشتـــــــــہر

نظام جان عبداللہ جان مالک دواخانہ معین الصحت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

# تریاق چشم اور سارٹیفکٹ

نمبر ۱:۔ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب (کیمل پور) میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیٹے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکورہ کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۲:۔ شیخ نور الٰہی صاحب ایم۔ اے۔ آئی ایس۔ انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بندہ تسلیم۔ تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳:۔ اخبار ذوالفقار (شیعہ) لاہور بعنوان تنقید یہ ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید جناب مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے۔ اسکو ہم نے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا۔ میرے لڑکے کو گرمیوں سے آشوب کی وجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جن کی عمر دو سال کی ہے تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی۔ ایک اور بچہ کو عرصہ ۲ ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا۔ مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جاویگا۔ مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں ہم نے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جس نے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے۔ ناظرین اس کو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماریوں کے واسطے اور کوئی دوا نہیں ہے۔ جو بے ضرر اور فائدہ مند ہو سکے۔ اس کے فوائد کے مقابلہ میں قیمت عہ فی تولہ کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپے علاوہ محصولڈاک وغیرہ (۷) بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتـــــــــہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہدولہ صاحب

# تعمیر مکانات

میں عرصہ بیس سال سے قادیان میں مقیم ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کی تمام عالیشان عمارتیں ہائی سکول و بورڈنگ ہاؤس و منارۃ المسیح وغیرہ میں نے تعمیر کروائی ہیں۔ اور اس صلہ میں صدر انجمن سے متعدد بار انعام اور سند خوشنودی حاصل کر چکا ہوں۔ لہذا اگر کسی صاحب نے مکان بنوانا ہو۔ تو پانچ روپیہ فی صدی لاگت پر یا بطور ٹھیکہ میری معرفت مکان بنوا کر فائدہ اٹھائیں

## ایک تازہ ترین معتبر شہادت

میں نے قاضی عبدالرحیم صاحب مہتمم تعمیرات قادیان کی زیر نگرانی عزیزم مرزا شریف احمد صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ کا مکان بنوایا ہے۔ مجھے قاضی صاحب موصوف کے کام کا پہلے بھی تجربہ تھا۔ لیکن اس کام کے دوران میں مجھے مزید تجربہ کا موقعہ ملا۔ میں اپنی طرف سے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ قاضی صاحب فن تعمیر میں باقاعدہ پاس شدہ سب اور سئیروں سے کسی طرح کم قابلیت نہیں رکھتے بلکہ بعض باتوں میں میں نے انکو عام سب اورسئیروں سے بڑھا ہوا پایا ہے۔ عمدہ نقشہ بنانے اور نقشہ کی خوبیوں کے سمجھنے میں قاضی صاحب کی خاص قابلیت کا تجربہ کیا ہے۔ عمارت کے حسن و قبح کو یہ خوب سمجھتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے نقص کی طرف بھی انکی نظر بالعموم فوراً پہنچ جاتی ہے۔ نگرانی میں پوری توجہ اور دلچسپی سے کام لیتے ہیں۔ حسابات کے [illegible] رکھنے میں میں نے انکو بہت باقاعدہ اور صاف پایا ہے اور کوئی امر خلاف دیانت مجھے ان کے کام میں [illegible] نظر نہیں آیا واللہ اعلم۔ اسبات کا ذکر غالباً بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ بطریق اظہار اطمینان و خوشنودی قاضی صاحب کو ایک مہینہ کی تنخواہ بطور انعام دی گئی ہے۔ فقط (دستخط) خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۲۶/۹/۲۳

مزید تفصیل بذریعہ خط و کتابت۔

قاضی عبدالرحیم بھٹی مہتمم تعمیرات قادیان ضلع گورداسپور

# حب اٹھرا محافظ جنین

یہی ایک دوائی ہے۔ جس کے استعمال سے اٹھرا کی وہ نامراد بیماری جس کی معیاد اٹھارہ سال تک حکیم الامت کے تجربہ سے ثابت ہے۔ نیست و نابود ہو جاتی ہے اور وہ گھر جنیں اولاد پیدا ہو کر بچپن ہی میں والدین کے دل کو داغ مفارقت دے کر داعی اجل کو لبیک کہتی ہو۔ اور وہ گھر جن میں مردہ بچے پیدا ہوتے ہوں۔ اور وہ گھر جن کے حمل گر جاتے ہوں۔ یعنی جن کے گھر میں مرض اسقاط کی عادت ہو گئی یا وہ گھر جن میں ہمیشہ لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اور وہ جنکو بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو اور وہ مایوس نشاء جو کہ ترونی اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اور وہ گھر جنیں بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہیں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ یہ محافظ جنین ان تمام امراض کیلئے تریاق اعظم ہے۔ اس کے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اس کے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل جاتی رہتی ہے اور باقی تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ ان امراض کے دور کرنے کی لاثانی دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ مضبوط تندرست پیدا ہوتا ہے اور بفضل خدا تمام امراض سے محفوظ رہتا اور عمر طبعی کو پہنچکر والدین کے لئے ٹھنڈک قلب کا موجب ہوتا ہے قیمت بلحاظ فوائد کے بہت کم رکھی ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے۔ دوستو منگواؤ۔ اور فائدہ اٹھاؤ قیمت فی تولہ عہ۔ ایام حمل و رضاعت میں کل ۸ تولہ خرچ ہوتی ہے۔ ۸ تولہ ایک دفعہ منگوانے والے کو خاص رعایت اور ۳ تولہ تک محصولڈاک نہ لیا جاوے گا۔

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان مالک دوائی خانہ معین الصحت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

# تریاق چشم اور سارٹیفکٹ

نمبر ۱:۔ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب (کیمل پور) میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکورہ کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۲:۔ شیخ نور الٰہی صاحب ایم۔ اے۔ آئی ایس۔ انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بندہ تسلیم۔ تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳:۔ اخبار ذوالفقار (شیعہ) لاہور بعنوان "تنقید" ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید جناب مرزا حاکم بیگ صاحب گوٹھی شاہدولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے۔ اسکو ہم نے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا۔ میرے لڑکے کو گرمیوں سے آشوب کی وجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جن کی عمر دو سال کی ہے تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی۔ ایک اور بچہ کو عرصہ ۲ ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا۔ مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جاویگا۔ مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں ہم نے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جس نے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے۔ ناظرین اس کو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماریوں کیلئے اور کوئی دوا نہیں ہے۔ جو بے ضرر اور فائدہ مند ہو سکے۔ اس کے فوائد کے مقابلہ میں قیمت عہ فی تولہ کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں قیمت تریاق چشم فیتولہ پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ (۵/ر) بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گوٹھی شاہدولہ صاحب

# تعمیر مکانات

میں عرصہ بیس سال سے قادیان میں مقیم ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کی تمام عالیشان عمارتیں ہائی سکول و بورڈنگ ہاؤس و منارۃ المسیح وغیرہ میں نے تعمیر کروائی ہیں۔ اور اس صلہ میں صدر انجمن سے متعدد بار انعام اور سند خوشنودی حاصل کر چکا ہوں۔ لہذا اگر کسی صاحب نے مکان بنوانا ہو۔ تو پانچ روپیہ فی صدی لاگت پر یا بطور ٹھیکہ میری معرفت مکان بنوا کر فائدہ اٹھائیں

## ایک تازہ ترین معتبر شہادت

میں نے قاضی عبدالرحیم صاحب مہتمم تعمیرات قادیان کی زیر نگرانی عزیزم مرزا شریف احمد صاحب ..... کا مکان بنوایا ہے۔ مجھے قاضی صاحب موصوف کے کام کا پہلے بھی تجربہ تھا۔ لیکن اس کام کے دوران میں مجھے مزید تجربہ کا موقعہ ملا۔ میں اپنی طرف سے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ قاضی صاحب فن تعمیر میں باقاعدہ پاس شدہ سب اوورسیئروں سے کسی طرح کم قابلیت نہیں رکھتے بلکہ بعض باتوں میں میں نے انکو عام سب اوورسیئروں سے بڑھا ہوا پایا ہے۔ عمدہ نقشہ بنانے اور نقشہ کی خوبیوں کے سمجھنے میں مجھے قاضی صاحب کی خاص قابلیت کا تجربہ ہوا ہے۔ عمارت کے حسن و قبح کو یہ خوب سمجھتے ہیں اور چھوٹے سے چھوٹے نقص کی طرف بھی انکی نظر بالعموم فوراً پہنچ جاتی ہے۔ نگرانی میں پوری توجہ اور دلچسپی سے کام لیتے ہیں۔ حسابات کے رکھنے میں میں نے انکو نہایت باقاعدہ اور صاف پایا ہے اور کوئی امر خلاف دیانت مجھے ان کے کام میں نظر نہیں آیا واللہ اعلم۔ اسبات کا ذکر غالباً بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ بطور اظہار اطمینان و خوشنودی قاضی صاحب کو ایک ہفتہ کی تنخواہ بطور انعام دی گئی ہے۔ فقط خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۲۳/۹/۲۶

مزید تفصیل بذریعہ خط و کتابت

قاضی عبدالرحیم بھٹی مہتمم تعمیرات قادیان ضلع گورداسپور

الحمد للہ کہ

# حقیقۃ الوحی چھپ گئی ہے

فہرست مضامین اور مکمل اور مفصل انڈکس ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ اور
بجائے سنگی تصویروں کے بلاک کے تمام فوٹو کلکتہ سے خاص طور پر تیار
کروا کے لگائے گئے ہیں۔ بہترین کاغذ پر خوشخط اور پہلی ایڈیشن کے
مطابق سطر بسطر لکھوائی گئی ہے۔ باوجود ان اخراجات کے قیمت صرف
پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر قسم کی کتب
دفتر ہذا سے مل سکتی ہے

المشتہر
ناظم بک ڈپو تالیف و اشاعت
قادیان ضلع گورداسپور
پنجاب

## اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو

حضرت مولانا نور الدین رضؓ خلیفۃ المسیح اول کی طبی قابلیت
کا لوہا دوست دشمن سب مانتے ہیں آپ کا یہ مجرب سرمہ
ہے۔ جس میں موتی ہیرا وغیرہ قیمتی اشیاء پڑتی ہیں اور کارخانہ
اخبار نور نے بڑی محنت و شوق و اہتمام سے تیار کرایا
ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا
پانی بہنا۔ دھند۔ پڑبال۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضکہ
آنکھ کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے
لگاتار استعمال سے عینک کی [illegible] نہیں رہتی۔ قیمت
[illegible] حفاظت [illegible]
فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو سال بھر [illegible] کافی ہے
**تازہ شہادت**۔ جناب مولوی مبارک احمد صا[illegible] حب مولوی
فاضل قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ککروں کی [illegible] شکایت
تھی میں نے بہت سے سرمے استعمال کئے مگر آپ کے سرمہ کو
سب سے بہتر پایا۔ جو عجیب الاثر اور سریع الفعل ہے
میں اس مفید ترین نسخہ کیلئے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں
پتہ :- مینجر اخبار نور۔ قادیان ضلع گورداسپور

## ۳۲ کنال زمین فروخت ہوتی ہے

یہ زمین قادیان دارالامان ڈھاب
کے بالکل متصل شرقی جانب (جہاں
کہ پانی نہیں چڑھتا) فروخت کرنا چاہتا
ہوں۔ زرعی ہے اور سکنی بھی بن سکتی
ہے۔ مختلف نمبر ہیں۔ اور سب چاہی
ہیں۔ جو صاحب خرید نا چاہیں۔ وہ
مجھ سے گفتگو یا خط و کتابت کریں

المشتہر
**غلام حسن۔ سفید پوش**
چک نمبر ۱۰ امیل آباد۔ ڈاکخانہ چک جھمرہ تحصیل و ضلع لائلپور

## کشمیر میں آج کل

اکثر اشیاء ارزاں اور عمدہ خرید نے کا موقعہ ہے۔
تاجران دکاندار اور دیگر خواہشمند احباب توجہ فرماویں
دھسے — لوئیاں — زنانہ شال۔ پٹو گرم بابت ایکوٹ کے
پٹی خود رنگ — نمدے یار قندی — بنفشہ سلاجیت اصلی فی سیر
چربی شیر۔ چربی ریچھ — گل بنفشہ فی سیر — ہیدانہ فی سیر
فی پاؤ — فی سیر — فی تولہ
ہیرا چینی فی تولہ۔ کستوری فی تولہ — زعفران اصلی ماہ کتک میں تیار ہوگا
مندرجہ بالا اشیاء کے علاوہ دیگر ہر قسم کا سامان سپلائی
کرنے کیلئے تیار ہیں۔ خاص کر چمڑہ جات یعنی فر شیر۔ لومڑی
چرو وغیرہ خام اور پختہ ہر ایک مفصل آرڈر کے
ہمراہ بطور پیشگی کچھ رقم آنا ضروری ہے۔ اگر چیزیں مطابق
آرڈر نہ ہوں۔ تو واپس لی جاتی ہیں۔
محمد اسمٰعیل احمدیہ سپلائنگ ایجنسی زینہ کدل سرینگر کشمیر


[illegible] عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا )